81933 ـ كيا عليحده رہائش لے كر دينا بيوى كے حقوق ميں شامل ہوتا ہے ؟

سوال

اگر والدين كے گھر ميں جگہ بھی ہو اور وہاں كوئى اور غير محرم نہ بھی ہو تو كيا پھر بھی بيوى كو والدين كے ساتھ ركھنا بيوى كے حقوق كے منافى ہوگا يا نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

بيوى كا اپنے خاوند پر حق ہے كہ وہ بيوى كے ليے امن و امان والى رہائش مہيا كرے، اس ميں خاوند كى مالى استطاعت كو مدنظر ركھا جائيگا اور وہ اپنى مالى استطاعت كے مطابق بيوى كو رہائش مہيا كرنے كا پابند ہے، لہذا مالدار خاوند اپنے شاياں شان رہائش بيوى كو لے كر دےگا، اور تنگدست پر اس طرح كى رہائش مہيا كرنا ہوگى جو اللہ نے اسے استطاعت دے ركھى ہے.

اگر بيوى كسى اور كو اپنے ساتھ ركھنے سے ضرر محسوس كرتى ہو تو خاوند اپنى بيوى كے ساتھ كسى اور كو نہيں ركھ سكتا مثلا خاوند اپنے والدين يا كسى دوسرى بيوى كى اولاد كو بيوى كى رضامندى كے بغير نہيں ركھ سكتا.

اور اگر خاوند كے والدين محتاج اور ضرورتمند ہو اور بيوى ان كے ساتھ رہنے ميں كوئى ضرر و نقصان محسوس نہيں كرتى تو ہم بيوى كو نصيحت كرتے ہيں كہ وہ اس ضرورتمند كا خيال كرتے ہوئے اللہ سے ڈرے، اور اسے يہ معلوم ہونا چاہيے كہ خاوند كے والدين سے حسن سلوك كرنا خاوند كے ساتھ حسن معاشرت ميں شامل ہوتا ہے.

اور ايك عقلمند خاوند ايسا كرنے پر اپنى بيوى كى قدر كرتا ہے، جس سے خاوند اور بيوى كے مابين تعلقات ميں اور زيادہ محبت و مودت پيدا ہوتى ہے.

اور اگر ممكن ہو سكے تو خاوند اپنے والدين كے ليے گھر بنائے، اور بيوى كے ليے ان كے قريب ہى گھر بنا دے تا كہ دونوں عليحدہ ہوں اور دونوں كو ان كى خدمت كرنے ميں بھى كوئى مشكل پيش نہ آ سكے، بہتر تو يہى ہے كيونكہ اس طرح والدين اور بيوى دونوں كو ہى حقوق مل جائيں گے، اور نہ ہى خاوند اور بيوى ميں كوئى اختلافات پيدا ہونگے، اور نہ ہى والدين كے ساتھ قطع رحمى ہو سكےگى.

رہائش كے بارہ ميں بيوى كے حقوق كا تفصيلى بيان سوال نمبر (7653) كے جواب ميں ہوچكا ہے آپ ا سكا مطالعہ ضرور كريں.

خاوند کے والدین کے ساتھ رہنے کی بنا پر خاوند اور بیوی کے مابین پیدا ہونے والے اختلافات اور مشکلات کو دیکھنے والا شخص علماء کرام کے اس قول کی حکمت معلوم کر سکتا ہے کہ بیوی کو علیحدہ رکھنا بیوی کے حقوق میں شامل ہے.

لیکن اگر بیوی اپنے خاوند اور ساس سسر کے ساتھ حسن سلوك کرتے ہوئے اور خاص کر اگر ساس سسر خدمت کے محتاج ہوں اور بیوی ان کے ساتھ رہنے پر راضی ہو جائے تو ان شاء اللہ اسے اجروثواب حاصل ہوگا، لیکن اسے پھر صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اللہ تعالی ہی مددگار ہے اور اسی پر بھروسہ ہے.

واللہ اعلم.